مولوی حافظ محمد یوسف سوہدرویؒ .... مشاہدات و تاثرات

تحریر: عبدالرشید عراقی

افسوس کہ ۱۶ شعبان المعظم ۱۴۱۷ھ مطابق ۲۶ دسمبر ۱۹۹۶ء کو مولوی حافظ محمد یوسف سوہدروی نے اس جہان فانی کو الوداع کہا۔ انا للہ و انا الیہ راجعون حافظ محمد یوسف سوہدروی صاحب کو مرحوم لکھتے ہوئے دل دکھ رہا ہے۔ لیکن درحقیقت موت قدرت کا ایک ایسا اٹل قانون ہے کہ جہاں عقل و خرد ' فہم و فراست کی تمام تدبیریں ناکام ہو جاتی ہیں۔ علامہ اقبال نے فرمایا ہے ۔

جس نے سورج کی شعاعوں کو گرفتار کیا
زندگی کی شب تاریک سحر کر نہ سکا

لیکن بعض شخصیتیں ایسی ہوتی ہیں جو اپنے دور میں اپنے کارناموں کی وجہ سے نظروں سے اوجھل ہونے کے باوجود دل و دماغ اور تاریخ کے صفحات سے کبھی فراموش نہیں ہوتیں۔

مرحوم حافظ محمد یوسف سوہدرہ کے ایک علمی خاندان کے فرد تھے اس خاندان نے سوہدرہ کے گرد و نواح کے علاوہ پورے پنجاب میں توحید و سنت کی ترقی و ترویج ' دین اسلام کی اشاعت اور شرک و بدعت کی تردید میں نمایاں خدمات انجام دیں۔ حافظ محمد یوسف مرحوم کے خاندان کا تذکرہ کرنے سے پہلے ضروری ہے کہ ان کا شجرہ نسب درج کیا جائے۔

مولانا غلام نبی الربانی
- حافظ عبدالحکیم
- مولانا عبدالحمید
  - مولانا عبدالمجید خادم
    - حافظ محمد یوسف
      - مولوی محمد ادریس فاروقی
    - حافظ عبدالوحید

مولوی حافظ محمد یوسف مرحوم کے پردادا مولانا غلام نبی الربانی شیخ الکل مولانا سید محمد نذیر حسین محدث دہلوی کے شاگرد اور مولانا سید عبداللہ غزنوی کے فیضان یافتہ تھے۔ پنجاب میں توحید و نست کے سب سے بڑے داعی اور اس دور میں اسلامی علوم و فنون کے بہت بڑے مدرس تھے۔ مولانا غلام نبی الربانی کا شمار اہل اللہ میں ہوتا تھا۔ صاحب کرامت تھے۔ ۱۳۴۸ھ میں ۱۰۵ سال کی عمر میں انتقال کیا۔

ان کے دادا مولانا عبدالحمید سوہدروی مرحوم بلند پایہ عالم دین' محدث اور فقیہ تھے۔ علوم اسلامیہ پر ان کو گہری بصیرت حاصل تھی۔ تفسیر' حدیث اور فقہ پر ان کو مکمل عبور حاصل تھا۔ مولانا حافظ عبدالمنان محدث وزیر آبادی کے شاگرد اور داماد تھے۔ حدیث کی سند شیخ الکل مولانا سید نذیر حسین محدث دہلوی سے حاصل کی تھی۔ مولانا شمس الحق عظیم آبادی صاحب عون المعبود اور علامہ حسین بن محسن انصاری بھوپالی سے بھی استفادہ کیا تھا۔ بہت تھوڑی عمر پائی ۳۰ سال کی عمر میں ۱۳۳۰ھ میں انتقال کیا۔

فراغت کے بعد درس و تدریس کا سلسلہ جاری رکھا' ان کے تلامذہ میں "تراجم علمائے حدیث" کے مصنف مولوی ابو یحییٰ امام خان نوشہروی "تاریخ گکھے زئی" اور "اسلامی اخلاق" کے مصنف مولوی ابوالمحمود ہدایت اللہ سوہدروی اور "کتاب الوسیلہ" از امام ابن تیمیہ کے مترجم مولوی ابوالبشیر مراد علی کٹھوروی شامل ہیں۔

مولوی حافظ محمد یوسف کے والد مولانا عبدالمجید خادم سوہدروی محتاج تعارف نہیں۔ آپ ایک بلند پایہ عالم دین' واعظ' مبلغ' خطیب' دانشور' نقاد' صحافی' ادیب اور مصنف تھے۔ ماہنامہ مسلمان' ہفت روزہ اہل حدیث اور ماہنامہ طبی میگزین کے ایڈیٹر تھے اور تقریباً ۱۵۰ طبی و اسلامی کتابوں کے مصنف تھے ان کی تصانیف میں رہبر کامل' سیرت شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسری' استاد پنجاب

(سوانح مولانا عبدالمنان وزیر آبادی)' انگریز اور وہابی اور دولت مند صحابہ بہت مشہور کتابیں ہیں۔

مولانا عبدالمجید خادم نے ۹ نومبر ۱۹۵۹ء کو سوہدرہ میں انتقال کیا۔

مولوی حافظ محمد یوسف مارچ ۱۹۲۰ء میں سوہدرہ میں پیدا ہوئے دینی تعلیم کا آغاز حفظ قرآن مجید سے کیا اور مولوی حافظ عبدالرشید مدرس مسجد چینانوالی لاہور سے قرآن مجید' اس کے بعد ابتدائی عربی' فارسی کی کتابیں اپنے جد امجد مولانا غلام نبی الربانی سے پڑھیں۔ اور علوم اسلامیہ' تفسیر حدیث اور فقہ کی تعلیم مولانا عمر الدین وزیر آبادی خطیب مدرس جامع مسجد منانیہ وزیر آباد سے حاصل کی۔

دینی تعلیم سے فراغت کے بعد ذریعہ معاش کے لئے طبیہ کالج امرتسر سے طب کا امتحان پاس کیا۔ اس کے بعد سوہدرہ میں مطب کرنا شروع کیا اور اس کے ساتھ اپنی آبائی مسجد میں درس و تدریس کا سلسلہ بھی شروع کیا۔ درس و تدریس کا سلسلہ اپنے انتقال سے تین ماہ قبل تک جاری رہا۔

مولوی حافظ محمد یوسف مرحوم نے پنجاب یونیورسٹی سے مولوی فاضل اور منشی فاضل کے امتحانات بھی امتیازی نمبروں میں پاس کئے۔

مشاہدات و تاثرات

میں نے علماء میں ایسا شریف' ایسا نیک' ایسا نیک باطن ' ایسا دور اندیش' سادہ مزاج' مستقل مزاج' خوش مزاج' خوش اخلاق' شیریں گفتار ' متقی و پرہیزگار' وسیع الاخلاق نہیں دیکھا۔ وہ مذہبی تھے اور سخت مذہبی' وہ اپنے وقت کے بڑے مشاق مدرس اور حاضر العلم عالم تھے' تفسیر و حدیث پر ان کی نظر بہت وسیع تھی۔ ان کا وجود سوہدرہ کے لئے پیام رحمت تھا۔

وہ بے حد خاکسار اور متواضع تھے' کبھی کوئی قیمتی کپڑا انہوں نے نہیں پہنا کبھی کوئی قیمتی چیز ان کے پاس نہیں دیکھی۔ کھدر کا لباس اور معمولی دیسی جوتی

پہنتے تھے۔ ان کی زندگی نہایت سادہ تھی۔ غربت و عسرت کی زندگی تھی۔ گھر کے خوشحال نہ تھے۔

مولوی حافظ محمد یوسف مرحوم خدا داد ذہانت اور اعلی صلاحیت کے مالک تھے۔ طبیعت میں اعتدال' رائے میں توازن ' فکر میں گہرائی اور معاملات میں دوراندیشی ان کا طرہ امتیاز تھی۔ صبر و استقامت کا پہاڑ تھے۔ اپنی وضع کے پابند' اخلاق و شرافت کا مجسمہ' اور علم و حلم کے پیکر تھے۔ زہد و ورع کا مرقع تھے۔

حافظ محمد یوسف مرحوم مغفور شب زندہ دار تھے۔ ۶۰ سال سے نماز تہجد اور رمضان المبارک میں اعتکاف سے ناغہ نہیں کیا۔ مرحوم نہایت خلیق اور ملنسار تھے۔ اور اپنے ہر ملنے والے کی بہت تعظیم و تکریم کرتے تھے۔

مرحوم حافظ محمد یوسف ایک ممتاز طبیب بھی تھے۔ مقرر بھی اچھے تھے اور لکھنے کا بھی ذوق رکھتے تھے۔ ۱۹۵۹ء میں جب مولانا عبدالمجید خادم کا انتقال ہوا تو "ماہنامہ مسلمان" ہفت روزہ اہل حدیث اور ماہنامہ طبی میگزین بند ہو گئے۔ گو حافظ مرحوم نے اس کے بعد تین سال تک اہل حدیث جاری رکھا اور اہل حدیث میں دینی مسائل پر خوب لکھتے تھے۔ اور حالات حاضرہ پر بھی اپنے ذوق کے مطابق بہت اچھا تبصرہ کرتے تھے۔

مولانا حافظ محمد یوسف صاحب نے دین اسلام کی نشرواشاعت' کتاب و سنت کی ترقی و ترویج اور شرک و بدعت کی تردید و توبیخ کے سلسلہ میں جو خدمت کی ہے اس پر یقین ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی خطاؤں کو معاف فرمائے گا۔ اور جنت الفردوس میں جگہ دے گا۔

آسمان ان کی لحد پر شبنم افشانی کرے
سبزہ نورستہ اس گھر کی نگہبانی کرے